الاربعین فی رد غیرالمقلدین یعنی وهابی اہل حدیث

شیخ الحدیث علامہ مولانا

ابوالاخترمنظوراحمد یارعلوی

ان پانچ شرطوں پر جو حدیث پوری اترے اسے حدیث صحیح کہتے ہیں اور اگر یہ شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو یہی حدیث یا تو صحیح لغیرہ ہوگی یا حسن لذاتہ ہوگی یا حسن لغیرہ ہوگی وغیرہ وغیرہ نہ کہ یہ مطلب ہے کہ یہ حدیث ان کے معیار پر نہ اترے تو وہ غلط ہے جیسا کہ ان عقل کے ماروں نے سمجھا ہے کہ اسے سرے سے غلط ہی کہہ دیا۔ اس نئے گروہ نے اہل سنت کے خلاف فتنہ انگیزی کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ چنانچہ اہل حق کے ان متفقہ مسائل سے بھی اختلاف کیا ہے جو سلف وخلف سے بالتواتر ثابت ہیں۔ مثلاً اختیار مصطفیٰ ﷺ، علم غیب مصطفیٰ ﷺ، ختم نبوت، محبت رسول ﷺ، محبت اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، فضائل اولیاء کرام، وقوع طلاق ثلٰثہ ایک ہی مجلس میں، ایصال ثواب وغیرہ کا انکار کرکے امت مسلمہ کو فریب دینے کی کوشش کی ہے۔ لہٰذا ان سارے موضوعات پر صحاح ستہ سے چالیس حدیثوں کا مجموعہ بنام **الاربعین فی رد غیر المقلدین** پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اختیارات مصطفیٰ ﷺ

(۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَاابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِنَاءٍ وَهُوَبِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِیْ الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبَعُ مِن بَیْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَالْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ اَوْ زُهَاءَ ثَلٰثِ مِائَةٍ (بخاری ج،۱،ص۵۰۴)

ترجمہ: حدیث دیا ہم کو محمد بن بشار نے حدیث دیا ہم کو ابن ابو عدی نے روایت کرتے ہوئے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور وہ 'زورا' کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے وضو کرلیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ آپ لوگ کتنے تھے جواب دیا تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔

(۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدِ الزُّبِیْرِیّ حَدَّثَنَا اِسْرَأِیْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیٰتِ بَرَکَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اُطْلُبُوْا فُضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْهِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطُّهُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَةِ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَأَیْتُ الْمَاءَ یَنْبَعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ یُؤْکَلُ (بخاری ج۱،ص ۵۰۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ ہم معجزات کو باعث برکت سمجھتے تھے اور تم ان کو تخویف کا باعث سمجھتے ہو۔ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے پانی کم ہو گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تھوڑا سا بچا ہوا پانی تلاش کر لاؤ تو لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا۔ حضور ﷺ نے اپنا مقدس ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا برکت والے پانی کے پاس آؤ اور برکت خدا کی طرف سے ہے۔ پس میں نے قطعی طور پر دیکھا کہ حضور ﷺ کی مقدس انگلیوں کی گھائیوں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم سنتے تھے کھانے کی تسبیح کو اور کھایا جا رہا تھا۔

(۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اِنَّ اَهْلَ مَکَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُرِیَهُمْ آیَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَأَوْا حِرَآءَ بَیْنَهُمَا (بخاری ۱،ص ۵۴۶)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو سرکار اقدس ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا یہاں تک مکہ والوں نے حراء پہاڑ کو چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔ احادیث مذکورہ بالا اختیارات نبی ﷺ کی روشن دلیل ہیں۔

علم غیب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَيَانَ الْتَيْمِيُّ عَنْ اَبِیْ ذُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ بَارِزًا يَوْماً لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَاالاِيْمَانُ قَالَ اَلاِيْمَانُ اَنْ تُوْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَبِرُسُلِهٖ وَتُوْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَاالْاِسْلَامُ قَالَ اَلاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُوَدِّیَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَاالْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ مَتٰی السَّاعَةُ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِی الْبُنْيَانِ فِیْ خَمْسٍ لَايَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ الْاٰيَةِ. ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ (بخاری شریف ج۱ص۱۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔اسی درمیان آپ کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر اور ایمان لائے بعث بعد الموت پر (یعنی مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر) اس نے عرض کیا اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔اس نے عرض کیا احسان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت اس انداز سے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہو تو بے شک وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔اس نے عرض کیا قیامت کب آئے گی؟ ارشاد فرمایا مسئول عنھا وقوع راز قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔لیکن میں تمہیں اس کی کچھ نشانیوں سے آگاہ کر دیتا ہوں: جب باندی اپنے آقا کو جنم دے گی اور جب اونٹوں، جانوروں کے چرواہے محلوں میں فخر کریں گے۔پانچ باتیں ہیں جنہیں بالذات اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کو قیامت کا علم ہے الخ۔پھر وہ آنیوالا چلا گیا تو ارشاد فرمایا اسے واپس بلاؤ تو لوگ کچھ

آثار نہیں پائے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام تھے لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(۵) حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِی مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِی هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّی لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ. (بخاری ج ۱ ص ۱۰۲)

ترجمہ: حدیث دیا ہم کو اسماعیل نے انہوں نے کہا حدیث دیا ہم کو مالک نے روایت کرتے ہوئے ابوزناد سے وہ روایت کرتے ہیں اعرج سے وہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ یہی ہے۔ بخدا مجھ پر نہ تمھارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ رکوع۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

(۶) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَعٰی زَیْدًا وَجَعْفَرَ وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرُ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَةَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ. (بخاری ج ۲، ص ۶۱۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار اقدس ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ان لوگوں کے شہید ہو جانے کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا کہ زید نے جھنڈا لیا اور شہید کر دیئے گئے اور پھر جھنڈے کو حضرت جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوئے پھر عبداللہ ابن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ بھی شہید کئے گئے۔ آپ یہ واقعہ بیان فرما رہے تھے، آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد جھنڈے کو اس شخص نے لیا جو خدائے تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے (یعنی حضرت خالد بن ولید) نے جھنڈا لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

(۷) دَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ. (بخاری ج ۱ ص ۵۱۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو احد (اُحُد پہاڑ) پر تشریف فرما ہوئے تو وہ ہلنے لگا تو حضور ﷺ نے ٹھوکر مار کر فرمایا: اُحُد ٹھہر جا۔ اس لئے کہ تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(۸) رَوَیٰ عِیْسٰی عَنْ رَقَبَةَ عَنْ قِیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِیَهُ مَنْ نَسِیَهُ (بخاری ج ۱ ص ۴۵۳)

ترجمہ: حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان ایک بار کھڑے ہوئے تو ابتدائے آفرینش سے لے کر جنتیوں کے اپنی جگہوں میں اور دوزخیوں کے اپنی جگہوں میں داخل ہونے تک کی ہمیں خبر دیدی۔ اسے جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جو بھول گیا بھول گیا۔

(۹) حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنِ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدُرٌ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ کَائِنٌ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَیْئٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلَّا اِنِّیْ لَمْ اَسْاَلْهُ مَا یُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ (مسلم ج ۲ ص ۳۹۰)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے قیامت تک رونما ہونے والی ہر ایک بات بتادی اور کوئی ایسی بات نہ رہی جسے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا نہ ہو۔ البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ اہل مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی۔ احادیث مذکورہ بالا سے علم غیب مصطفی ﷺ مثل آفتاب ظاہر و باہر ہے۔

ختم النبوت

(۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدّثَنَا سُلَیْمُ بْنُ حَیَّانَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مِیْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَکْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضَعَ لِبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَ یَتَعَجَّبُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضَعَ لِبْنَةٍ. (بخاری ج

۱،ص۵۰۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال اس شخص کے مثل ہے جس نے گھر بنایا اسے مکمل کیا اور بہت اچھا بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں جاتے ہیں اور تعجب کرتے ہوے کہتے ہیں کہ اگر ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی۔

(۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِىْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتاً فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضَعَ لِبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. (بخاری ج ۱،ص۵۰۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کے مثل ہے جس نے ایک گھر بنایا اسے بہت حسین اور خوبصورت بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس مکان کے اردگرد گھومتے ہیں اور اس پر تعجب کرتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(۱۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَثَلِىْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيْفُوْنَ بِهٖ يَقُوْلُوْنَ مَارَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ. (مسلم ج۲،ص۲۴۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری مثال اور انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک بہت اچھا اور خوبصورت مکان بنایا لوگ اس مکان کے گرد گھوم کر کہنے لگے ہم نے اس مکان سے اچھا کوئی مکان نہیں دیکھا مگر اس میں ایک اینٹ نہیں ہے سو میں وہی اینٹ ہوں۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔

محبت رسول ﷺ

(۱۳) حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اَیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ. (بخاری ج ۱،ص ۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک میں زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے۔

(۱۴) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوةً قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا کَبِیْرَ صَلٰوةٍ وَلَا صَوْمٍ اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَیْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَهُمْ بِهَا. (ترمذی ج ۲،ص ۶۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ ایک آدمی اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سوال کیا قیامت کے بارے میں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے نماز کے لئے۔ نماز پوری کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سائل کہاں گیا؟ اس نے عرض کیا، میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تیاری کی ہے اس کے لئے؟ اس نے عرض کیا: نہ تو میرے پاس نمازوں کی کثرت ہے اور نہ ہی روزوں کی۔ البتہ میں اللہ و رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے اور تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے کہ مسلمان خوش ہوئے ہوں اسلام کے بعد اس سے زیادہ کسی اور بات سے۔

(۱۵) حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ اِسمَاعِیلَ اَخبَرَنَا سُلَیمَانُ عَنْ حُمَیدِبْنِ ھِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّعْمَلَ کَعَمَلِھِمْ قَالَ اَنْتَ یَااَبَاذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ فَاِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ فَاَعَادَھَا اَبُوْ ذَرٍّ فَاَعَادَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ (ابوداؤد ج۲،ص۶۹۸)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کیا کہ ایک آدمی جو کسی قوم سے محبت کرے مگر اس کے جیسا عمل کی طاقت نہ پائے؟ فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے: اے ابوذر! تم انہیں کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اللہ و رسول سے محبت کرتا ہوں۔ تو سرکار ﷺ نے فرمایا: تم انہیں کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔ پھر اس بات کا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اعادہ کیا۔ تو سرکار ﷺ نے بھی اعادہ فرمایا۔

(۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ مُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ الثَّقْفِی قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قَلَابَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یُکْرِہَ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یُکْرِہُ اَنْ یَقْذِفَ فِی النَّارِ۔ (بخاری ج۱،ص۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین باتیں جس شخص میں جمع ہو جائیں وہ ایمان کی مٹھاس پا گیا۔ پہلی بات یہ ہے کہ اللہ و رسول ﷺ اس کے نزدیک محبوب تر ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آدمی کسی کو پسند کرے تو اللہ ہی کے لئے پسند کرے اور تیسری بات یہ ہے کہ وہ ناپسند کرے کفر کی طرف پلٹنے کو جیسا کہ وہ ناپسند کرتا ہے آگ میں ڈالے جانے کو۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ و رسول ﷺ کی محبت کا نام ایمان ہے۔

حب اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(۱۷) حَدَّثَنَا نَصْرُبْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْکُوْفِی اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِیْ حَجَّتِہٖ یَوْمَ عَرَفَۃَ

وَھُوَعَلٰی نَاقَتِہِ الْقَصْوٰی یَخْطُبُ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ یَااَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلَ بَیْتِیْ۔ (ترمذی ج۲،ص۲۱۹)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کے دن حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی 'قصویٰ' پر سوار خطبہ فرماتے دیکھا۔تو میں نے سنا کہ حضور ﷺ فرمارہے تھے: اے لوگو! میں تمھارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑے جارہاہوں کہ اگر انھیں پکڑے رہوگے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ان میں سے ایک 'اللہ کی کتاب' اور دوسرے 'میرے گھر والے' ہیں۔

(۱۸) حَدَّثَنَاآدَمُ بْنُ اَبِیْ اَیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَکْوَانَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِالْخُدْرِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَسُبُّوْااَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًامَابَلَغَ مُدَّاَحَدِھِمْ وَلَانَصِیْفَہٗ. (بخاری ج۱ص۵۱۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو اگر تم میں سے کوئی مثل احد (پہاڑ) سونا خرچ کرے تو نہ اس کا نصف ہوسکتا ہے اور نہ ہی ایک مد کے برابر۔(یعنی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک یا آدھے مُد کے برابر بھی نہیں ہوسکتا)

(۱۹) حَدَّثَنَامُحَمَّدُبْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرٰھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَیْدَۃُبْنُ رَائِطَۃَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرْضاً بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰ ذَ ی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ. (ترمذی جلد۲ص،۲۲۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے بارے میں نہ رکھوان سے تنگ دلی میرے بعد۔تو جس نے ان سے محبت کیا تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کیا اور جس نے ان سے دشمنی کیا تو میری دشمنی کی وجہ سے ان سے دشمنی کیا اور جس نے ان کو تکلیف دیا اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف پہونچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہونچائی عنقریب اللہ تعالیٰ اسے پکڑے گا۔

(۲۰) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِیْ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ اَخْبَرَنَا عَنْ زَیْدِ بْنِ

اَرْقَم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحَسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ (ترمذی ج۲،ص۲۲۶)

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا تم جس سے لڑو گے میں اس سے حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اسی سے صلح کرنے والا ہوں۔

(۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِبْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍعَنْ اَبِیْ مَلِيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّی فَمَنْ اَغْضَبَهَافَقَدْاَغْضَبَنِیْ. (بخاری ج۱،ص۵۳۲)

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے تو جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(۲۲) حَدَّثَنَااَبُوْ بَكْرِ بِنِ نَافِعِ النَّضرِ بْنِ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَعَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَائَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِی فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّكُمْ. (ترمذی ج۲،ص۲۲۵)

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو میرے صحابہ کو گالی دیتے ہوئے دیکھو تو کہو اللہ کی لعنت ہو تمھارے شر پر۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اہلبیت نبی اور آپکے صحابہ سے محبت اللہ ورسول سے محبت کرنا ہے۔

فضائل اولیاء کرام

(۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا مُخَلَّدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی مُوْسٰی بْنُ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَااَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِيْلَ اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِیْ جِبْرِيْلُ فِیْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ. (بخاری ج۱،ص۴۵۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے۔ لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس حضرت جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ پس آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

(۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُبْنُ مُخَلَّدٍقَال حَدَّ ثَنَاسُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَ لٍ قَالَ حَدَّ ثَنِيْ شَرِ يْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍعَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَ يْرَ ةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادَ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْاٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَاتَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّاافْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَازَالَ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَأَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اِسْتَعَاذَنِيْ لَاُ عِيْذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَااَكْرَهُ مَسَائَتَهُ. (بخاری شریف جلد۲،ص۹۶۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ ایسی کسی چیز کے ذریعہ میرا قرب نہیں پاتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو۔ اور میرا بندہ برابر نفلی عبادات کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں اور مجھے جو کام کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی اس طرح متردد نہیں ہوتا جیسا بندۂ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہوں۔ اسے موت پسند نہیں اور مجھے اس کی تکلیف پسند نہیں۔

(۲۵) حَدَّثَنَاقُتَيْبَةُ اَخْبَرَنَا بْنُ لَهِيَعَةَعَنْ دَرَّاجٍ عَنْ اَبِيْ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيْ اِنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ الْذَّاکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْراً قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمِنَ الْغَازِیِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِهٖ الْکُفَّارَ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا لَکَانَ الْذَّاکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا اَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً. (ترمذی ج۲ص۱۷۵)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں قیامت کے دن کون صاحب درجہ ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والے بندے۔انہوں نے کہا کہ پھر میں نے کہا اور غازی؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کفار ومشرکین کو قتل کر دے یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جاے اور لہولہان ہو جاے تب بھی اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ان سے افضل ہونگے۔

احادیث مذکورہ بالا سے محبوبان خدا کی فضیلت ظاہر وباہر ہے۔

طلاق ثلاثہ ایک ہی مجلس میں

(۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ قَالَ لَاحَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَهَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ. (بخاری شرف جلد۲ص۷۹۱)

ترجمہ: حدیث دیا ہم کو محمد بن بشار نے انہوں نے کہا حدیث دیا ہم کو یحیٰی نے روایت کرتے ہوئے عبید اللہ سے انہوں نے کہا حدیث دیا ہم کو قاسم بن محمد نے روایت کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، ایک آدمی نے اپنی بیوں کو تین طلاق دی پھر اس عورت نے دوسرے سے شادی کی، دوسرے نے پھر اسے طلاق دے دیا تو پوچھا گیا نبی کریم ﷺ سے کیا وہ پہلے والے کیلئے حلال ہوگئی تو سرکار ﷺ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ چکھے وہ اس کا شہد جیسا کہ پہلے والے نے چکھا (یعنی وطی کرے)۔

(۲۷) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا بْنُ جُرَیْجٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا اِبْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا اِبْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ

طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ اَبَا الصَّھْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اِنَّمَا کَانَتِ الثَّلاَثُ تَجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ ﷺ وَ اَبِیْ بَکْرٍ وَثَلاثًامِنْ اِمَارَۃِعُمَرَ فَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ (مسلم ج۱، ص ۴۷۸)

ترجمہ: حدیث دیا ہم کو اسحٰق بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو روح بن عبادہ نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے انہوں نے کہا کہ حدیث دی ہم کو ابن رافع نے اور ان کے الفاظ ہیں: خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابن جریج نے انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاؤس نے روایت کرتے ہوئے اپنے باپ سے کہ ابوصھباء نے ابن عباس سے پوچھا کیا آپ جانتے ہیں کہ تین طلاقیں سرکار ﷺ کے زمانے میں اور ابوبکر کے زمانے میں ایک ہی ہوتی تھیں اور وہ تین ہوگئیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں؟ تو ابن عباس نے فرمایا ہاں۔

(۲۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَاسُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِبْنِ زَیْدٍعَنْ اَیُّوْبِ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ اَبَاالصَّھْبَاءِ قَالَ لِا بْنِ عَبَّاسٍ ھَاتَ مِنْ ھَنَاتِکَ اَلَمْ یَکُنِ الطَّلاَقُ الثَّلاثُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍوَا حِدَۃً فَقَالَ قَدْکَانَ ذٰلِکَ فَلَمَّا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَتُتَابِعُ النَّاسُ فِیْ الطَّلاَقِ فَاَجَازَہٗ عَلَیْھِم.

(مسلم جلد ۱، ص ۴۷۸)

ترجمہ: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوصہباء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تین طلاقیں نہیں تھیں سرکار ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر ایک ہی؟ فرمایا: ہاں ایک ہی تھیں لیکن جب دور عمر رضی اللہ عنہ میں لوگ (تتابع فی الطلاق) یعنی تین طلاق سے تین ہی کی نیت کرنے لگے تو آپ نے تین طلاقوں کو تین ہی جائز قرار دیں۔

احادیث مذکورہ سے ایک ساتھ تین طلاق کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔ چونکہ زمانۂ نبوی میں عام طور پر لوگ تین طلاقوں میں اول طلاق سے طلاق کی نیت کرتے اور پچھلی دو سے تاکید کرتے تھے اس لئے جو کوئی بغیر نیت کے بھی ایک دم تین طلاقیں دیتا تو ایک ہی مانی جاتی تھیں کہ اس وقت غالب یہی تھا۔ مگر زمانۂ فاروقی میں جب لوگ عام طور سے تین طلاقوں سے تین ہی کی نیت کرنے لگے اس لئے تین جاری کردی گئیں صورت مسئلہ بدلنے سے حکم مسئلہ بدل گیا۔

فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص۴۲۹ میں ہے کہ ایک جلسہ میں تین طلاق ہو جانے پر جمہور صحابہ وتابعین وائمۂ اربعہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا اجماع ہے۔ اورامام اجل ابوزکریا نووی شافعی (شرح مسلم شریف جلد اول ص۴۷۸) میں تحریر فرماتے ہیں: ''قَالَ الشَّافِعِیُّ وَمَالِکٌ وَاَبُوْحَنِیْفَةَ وَاَحْمَدُ وَجَمَاهِیْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلْفِ وَالْخَلْفِ یَقَعُ الثَّلَاثُ اھ'' یعنی امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور جمہور علماء سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

اور فتح القدیر جلد ثالث ص۳۳۰ میں ہے:

'' ذَهَبَ جُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ وَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی اَنَّهٗ یَقَعُ الثَّلَاثُ وَمِنَ الْاَدِلَّةِ فِیْ ذٰلِکَ مَافِیْ مُصَنَّفِ اِبْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ وَالدَّارِقُطْنِیْ فِیْ حَدِیْثِ اِبْنِ عُمَرَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَئِیْتَ لَوْطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَالَ اِذَا قَدْ عَصَیْتَ رَبَّکَ وَ بَانَتْ مِنْکَ اِمْرَاَتُکَ (وَفِیْ سُنَنِ اَبِیْ دَاؤدَ) عَنْ مَجَاهِدٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ اِبْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا قَالَ فَسَکَتُّ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ رَادَّهَااِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَیُطَلِّقُ اَحَدُکُمْ فَیَرْکَبُ الْحُمُوْقَةَ ثُمَّ یَقُوْلُ یَااِبْنَ عَبَّاسٍ یَااِبْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَمَنْ یَتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًاعَصَیْتَ رَبَّکَ وَ بَانَتْ مِنْکَ اِمْرَاَتُکَ (وَفِیْ مُوَطَّاءِ مَالِکٍ) بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ مِائَةَ تَطْلِیْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰی عَلَیَّ فَقَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ طَلَّقَتَ مِنْکَ ثَلَاثًا وَسَبْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اِتَّخَذْتَ بِهَااٰیَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَفِی الْمُوَطَّاءِ اَیْضاً بَلَغَهٗ اَنّ رَجُلاً جَاءَ اِلٰی اِبْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ ثَمَانِیْ تَطْلِیْقَاتٍ فَقَالَ مَا قِیْلَ لِیْ بَانَتْ مِنْکَ قَالَ صَدَقُوْا هُوَ مِثْلُ مَایَقُوْلُوْنَ وَظَاهِرُهٗ الْاِجْمَاعُ عَلٰی هٰذَاالْجَوَابِ الخ''

خلاصہ یہ کہ جمہور صحابہ کرام وتابعین عظام وائمۂ اسلام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ مجلس واحد میں دی ہوئی تین طلاقیں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔

(ہکذا فی فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم ص۱۱۱ تا ۱۱۲)

ایصال ثواب

(۲۹) حَدَّثَنِی هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدِالاَیْلِیُ وَاَحْمَدُبْنُ عِیْسٰی قَالَا حَدَّثَنَاابْنُ وَهَبٍ اَخْبَرَنَاعَمْرُوْبْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرَبْنِ الْزُبَیْرِعَنْ عُرْوَةَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ صِیَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِیُّهُ۔(مسلم شریف جلد،ص۳۶۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو آدمی فوت ہوجائے اوراس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

(۳۰) حَدَّثَنَا یَحْیٰ بْنُ اَیُّوبٍ وَقُتَیْبَةُ یَعْنِی بْنَ سَعِیْدٍ وَابْنَ حُجْرٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اَلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهِ اَوْوَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهُ. (مسلم ج۲،ص۴۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب انسان انتقال کر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔سوائے تین چیزوں کے ان کا اجرا سے برابر ملتا رہتا ہے۔پہلا وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے۔دوسراوہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے۔تیسراوہ نیک اولاد جو اس کے لے دعا کرے۔

(۳۱) حَدَّثَنَاسَعِیْدُبْنُ اَبِی مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَاَظُنُّهَالَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌاِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَاقَالَ نَعَمْ. (بخاری ج۱،ص۱۸۶)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اورعرض کیا میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بوقت نزع گفتگو کرسکتی تو صدقہ کے لئے کہتی۔اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب پہونچے گا؟ آپ ﷺ نے ارشادفرمایاہاں۔

احادیث مذکورہ سے ایصال ثواب کا ثبوت فراہم ہوتا ہے۔

ترک رفع یدین

(۳۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمٍ یَعْنِی ابْنَ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا مَرَّةً. (ابوداؤد ج۱ ص۱۰۹)

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اکرم ﷺ کی نماز پڑھاوں؟ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور ایک مرتبہ کے سوا اپنے ہاتھ نہ اٹھائے۔

(۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ اَخْبَرَنَا شَرِیْکٌ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ. (ابوداؤد ج۱ ص۱۰۹)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے۔

(۳۴) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَخِیْهِ عِیْسٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْهُمَا حَتّٰی انْصَرَفَ. (ابوداؤد ج۱ ص۱۱۰)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو نماز کے شروع میں اٹھائے پھر دوبارہ ہاتھوں کو نہ اٹھائے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔

لہٰذا احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ رفع یدین نہیں کرنا چاہیے۔

آمین بالسّر

(۳۵) اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ الزُّهْرِىُّ عَنْ اَبِىْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْافَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلٰئِكَةِغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (نسائی ج۱،ص۱۴۷)

(۳۶) قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَبْنَ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلٍ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ وَائِلٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْنَ فَقَالَ آمين خَفَضَ بِهَا صَوْتَهَا. (ترمذی ج۱،ص۵۸)

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نے (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) پڑھا تو آپ نے آمین کہا اور اپنی آواز پست رکھا۔

(۳۷) اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (نسائی ج۱،ص۱۴۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام ،غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ، کہے تو تم آمین کہو تو جسکی آمین فرشتوں کے آمین کے موافق ہوگی اسکے سابقہ گناہ بخش دیۓ جائینگے۔احادیث مذکورہ بالا میں فرشتوں کی موافقت کلی اسی صورت میں ہے جب آمین آہستہ کہی جاۓ۔

ترک قرأۃ خلف امام

(۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبٍ وَقُتَيْبَةُبْنُ سَعِيْدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخِرُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَابْنُ جَعْفَرَ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَالَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَأْةِمَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ

لَا قِرَأَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَئْیٍ. (مسلم ج۱ص ۲۱۵)

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کے متعلق سوال کیا؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا امام کے ساتھ کسی چیز میں قرأت نہیں۔

(۳۹) اَخْبَرَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذِنِ الْتِّرْمِذِیّ حَدَّثَنَا اَبُوْخَالِدِنِ الْاَحْمَرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُوْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. (نسائی ج۱ص ۱۴۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ، سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔

(۴۰) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰی الْاَنْصَارِیُّ اَخْبَرَنَا مَعَنٌ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَهَبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ. (ترمذی ج۱ص ۷۱)

ترجمہ: حضرت ابو نعیم وھب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کوئی رکعت پڑھا اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھا تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھا سوائے اسکے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہئے۔

قدتم الاربعین بفضل رب العٰلمین وبطفیل سید المرسلین علیه افضل الصلوٰة والتسلیم.

ارجولی ولوالدی ولاساتذی شفاعة النبی ﷺ فی یوم الدین.

فقط والسلام

ابوالاختر منظور احمد یار علوی غفرلہ القوی

دار العلوم اہلسنت برکاتیہ جوگیشوری ممبئی